حرکۃ

انصار الامام المهدی

تعارف و اہداف

از

زین العابدین

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

ف

بسم الله الرحمن الرحيم

حركة انصار المهدى

قال حذيفة: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "تكون النبوة فيكم ما شاء الله أن تكون، ثم يرفعها إذا شاء أن يرفعها، ثم تكون خلافة على منهاج النبوة، فتكون ما شاء الله أن تكون، ثم يرفعها إذا شاء الله أن يرفعها، ثم تكون ملكا عاضا، فتكون ما شاء الله أن تكون، ثم يرفعها إذا شاء أن يرفعها، ثم تكون ملكا جبرية، فتكون ما شاء الله أن تكون، ثم يرفعها إذا شاء أن يرفعها، ثم تكون خلافة على منهاج النبوة". ثم سكت.(مسند أحمد)

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: نبوت تم میں باقی رہے گی جب تک اللہ چاہے، پھر جب اللہ چاہے گا اسے اٹھالے گا، پھر نبوت کے منہج پر خلافت قائم ہو گی اور وہ باقی رہے گی جب تک اللہ چاہے۔ پھر جب اللہ چاہے گا تو اسے اٹھالے گا، اس کے بعد کاٹ کھانے والی بادشاہت ہو گی، جتنا اللہ چاہے گا، پھر جب وہ چاہے گا تو اسے اٹھالے گا، اس کے بعد جبر کی بادشاہت ہو گی جتنا اللہ چاہے گا، پھر اللہ اسے بھی اٹھالے گا، اس کے بعد خلافت ہو گی جو منہج نبوت کے مطابق ہو گی۔ اس کے بعد آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔

اس حدیث میں اجمالا امت کی تاریخ کے پانچ ادوار کا ذکر ہے، سب سے پہلے نبوت تھی، جو ۲۳ سال تک رہی، اس کے بعد خلافت قائم ہوئی جو دوسری حدیث کے مطابق ۳۰ سال تک قائم رہی، خلافت کے بعد بادشاہت شروع ہوئی، جس کی صفت یہ بتائی گئی کہ وہ کاٹ کھانے والی ہو گی، یہ بادشاہت بنو امیہ، بنو عباس اور بنو عثمان کی صورت میں چلتی رہی یہاں تک کہ اس کا خاتمہ ۱۹۲۴ء میں ہوا، اس کے بعد جبر و ظلم کی بنیاد پر نیا نظام قائم ہوا جو ابھی تک چل رہا ہے، اور جس کا خاتمہ ان شاء اللہ قریب ہے۔ جس کے بعد ایسی خلافت کے قیام کی نوید سنائی گئی ہے جو نبوت کے طرز پر قائم ہو گی۔ اور جو حضرت امام مہدی کے ہاتھوں قائم ہو گی۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور اچانک نہیں ہو گا، آپ سے پہلے کئی شخصیات ہوں گی جو آپ کی تمکین کا راستہ ہموار کریں گی، آپ کے انصار بھی ہوں گے جن کے ذریعے اللہ آپ کو ظاہر کرے گا۔ احادیث و روایات کا ایک عظیم مجموعہ آپ کے ظہور سے پہلے موجود زمانے میں پیش آنے والے حالات کے ساتھ متعلق ہے، ان میں وہ روایات بھی ہیں جن میں آپ کا نام و نسب، مقام و مولد، زمانی و مکانی صفات اور آپ کے انصار کا بھی ذکر ہے۔

ان سب روایات کو سامنے رکھتے ہوئے عرب کے بعض مستند علمانے یمن کے شہر "عدن" میں حركة أنصار المهدي کے نام سے ایک تحریک کے قیام کا اعلان کیا، یہ تحریک 2013/ ۱۴۳۵ھ میں یمن میں قائم ہوئی، ان علمانے "مجلس شوریٰ" قائم کی، اور شیخ عبد اللہ بن احمد کو (جو مستند و صالح علما میں سے ہیں) اپنا امیر مقرر کر لیا، اس تحریک کا مقصد جیسا کہ اس کے نام سے واضح ہے حضرت امام مہدی کی مدد و نصرت اور بیعت و ظہور کے لئے راستہ ہموار کرنا اور تیاری کرنا ہے۔ حضرت امام مہدی کے ظاہر ہونے اور بیعت سے پہلے کی بہت ساری نشانیاں وہ ہیں جو پوری ہو چکی ہیں، جبکہ کچھ کا انتظار ہے، ان سب کا احادیث و روایات میں تذکرہ موجود ہے۔

مثلاً کالے جھنڈوں کا ظہور، زمین کا ظلم و جبر سے بھر جانا، حکام کی جانب سے مسلمانوں پر شدید ظلم و ستم، مسلمانوں کا آپس میں اختلاف اور نفرت، فتنوں اور اموات کی کثرت، راستوں اور تجارت کی بندش، نفسِ زکیہ کی شہادت، ایک جابر حاکم کا ظہور جسے حدیث میں سفیانی کہا گیا ہے، آسمانی آواز، بیت المقدس کی آبادی اور مدینہ کی ویرانی، شام میں بچوں کے کھیل سے شروع ہونے والا فتنہ، رومیوں کی جانب سے شام و عراق کا محاصرہ، کالے جھنڈوں کا آپس میں اختلاف، عراق کا محاصرہ اور وہاں ایک شخصیت کی پھانسی، آسمانی میں سورج کے ساتھ ایک نشانی کا ظہور، اہلِ یمن کی جلاوطنی، ایک حاکم کی موت پر تین شخصیات میں تختِ اقتدار کے حصول کی لڑائی، بیت اللہ میں پناہ حاصل کرنے والے ایک شخص کا قتل، مصر میں قحط سالی اور جزیرۃ العرب کی بربادی، زلزلوں کی کثرت وغیرہ ہیں۔

روایات کے مطابق جب ایک حاکم کی موت پر تین "امراء" کی آپس میں لڑائی ہوگی، اور اس دوران کالے جھنڈوں والے مشرق کی جانب سے (جزیرۃ العرب میں) داخل ہوں اور ایک سیاسی خلا پیدا ہو جائے، راستے اور تجارتیں بند ہوں گی، اس وقت حضرت امام مہدی علیہ السلام کو ڈھونڈنے اور ان کی بیعت کے لئے سات علما جمع ہوں گے، ان میں سے ہر عالم کے ہاتھ پر تین سو تیرہ آدمیوں نے بیعت کر رکھی ہوگی، یہ علما حضرت امام مہدی کی واقفیت رکھنے والے لوگوں سے آپ کے بارے میں پوچھیں گے، مختلف علامتوں کی بنیاد پر آخر کار یہ حضرت الامام کو پالیں گے اور حجرِ اسود و مقامِ ابراہیم کے درمیان ان کی بیعت کریں گے، جس کے بعد خلافت کا قیام ہوگا۔

ان کی دعوت کا مقصد جیسا کہ انہوں نے خود اپنے رسمی بیان میں وضاحت کی ہے یہ ہے کہ :

ہماری دعوت تمام جماعتوں، فرقوں کے درمیان توسط اور اعتدال کی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی دعوت یہود اور نصاریٰ کی امتوں اور مذاہب کے درمیان اسلام کے اعتدال کی دعوت تھی۔ یہ ہر جماعت سے ان کی اچھائی لیتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ "جو بات کو غور سے سنتے ہیں تو اُس میں جو بہترین ہوتی ہے اُس کی پیروی کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے، اور یہی ہیں جو عقل والے ہیں۔" اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ سنتے تو سب کچھ ہیں لیکن پیروی اُسی بات کی کرتے ہیں جو بہترین ہو۔ (از آسان ترجمہ قرآن) ہم حق کے ساتھ رہتے ہیں، اور سب کے لئے خیر کی خواہش دل میں لئے ہوئے ہیں، کیونکہ اللہ نے خیر، امت کے افراد اور جماعتوں میں تقسیم کر رکھی ہے، اس لئے ہم اپنے آپ کو اس خیر سے محروم نہیں کرتے،

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمْ الْبَرَكَةُ. (رواه أحمد ومسلم)

"جب تم میں سے کسی سے کھانے کے دوران کوئی لقمہ گر جائے تو اسے اٹھا کر صاف کرے اور کھا لے اور اسے شیطان کے واسطے نہ چھوڑے، اور نبی ﷺ نے ہمیں اس کا بھی حکم دیا ہے کہ ہم برتن صاف کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیونکہ تم نہیں جانتے ہو کہ تمہارے کون سے کھانے میں برکت ہے"

اور ہم اس شرف کی تمنا پوری امت کے لئے کرنے والے ہیں، کہ وہ خیر جہاں کہیں سے ملے حاصل کریں۔

قَالَ أَيُّوْبُ السِّخْتِيَانِيُّ: رَآنِي أَبُو قِلاَبَةَ وَقَدِ اشْتَرَيْتُ تَمْراً رَدِيْئاً، فَقَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللهَ قَدْ نَزَعَ مِنْ كُلِّ رَدِيْءٍ بَرَكَتَهُ اهـ (سير أعلام النبلاء (472/4)

ایّوب سختیانیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے ابو قلابہؒ نے دیکھا کہ میں نے ردی کھجوریں خریدی ہیں تو مجھے فرمایا: کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ اللہ نے ہر چیز کی ردی میں سے اس کی برکت چھین لی ہے۔

یہ تحریک کسی مسلک کی بنیاد پر قائم نہیں ہے نہ کسی جماعت یا تنظیم کی تابع ہے، بلکہ یہ ایک علمی تحریک ہے، جو امت میں خیر کی بنیاد پر قائم تمام جماعتوں اور تنظیموں کی حامی ہے، حق کے ساتھ ہیں وہ جہاں کہیں پر ہو، اور باطل مسترد کرتے ہیں جس سے بھی ظاہر ہو۔ یہ تحریک سب کے لئے کشادہ پیشانی رکھتی ہے، کیونکہ یہ امت کے بکھرے شیرازے کو مجتمع کرنے کے اصول پر قائم ہے، کہ امت صحیح عقیدہ و عمل کے چشمۂ صافی سے سیراب ہو۔

یہ تحریک ایک پرامن تحریک ہے، جو کسی بھی بے گناہ کا خون بہانا، عزت لوٹنا یا مال چھیننے کا جائز قرار نہیں دیتی۔

یہ ایک علمی تحریک ہے جو قرآن وسنت اور اہلِ دین و تقویٰ سے منقول آثار و روایات کی تحقیق کی بنیاد پر قائم ہے۔ امت کے ہر فرد کو اس کی دعوت ہے شاید اللہ ہماری وجہ سے اسے نجات نصیب فرمائے چاہے ایک شخص ہی کیوں نہ ہو، چہ جائیکہ پوری امت۔

یہ تحریک بحث و تحقیق اور تلاش و جستجو کی بنیاد پر قائم ہے، کہ کتاب اللہ و سنت رسول سمیت تمام شرعی دلائل، عالمی حالات، عصرِ حاضر میں پیش آنے والے واقعات و حوادث، عالمی تبدیلیاں، موسمی تغیرات، نیز جغرافیائی حالات سب اس پر شاہد ہیں کہ ہم آخری زمانے میں جی رہے ہیں۔ یہ حالات امتِ مسلمہ کے لئے ذلت و خواری کے انتہا درجے کے ہیں۔ اور اس سے پہلے کہ انسانیت کا دنیا سے خاتمہ ہو اللہ اپنے دین کو ضرور غالب کرے گا۔ امت منہجِ نبوت کے مطابق قائم خلافت راشدہ کی دہلیز پر ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہم "مہدی آخر الزمان" کے زمانے میں ہیں، یہی ان کا زمانہ ہے، ان کا وقت قریب ہی ہے۔ ہم قرآن و احادیث صحیحہ سے ثابت شدہ اُن کے تمام زمانی و مکانی احوال اور ان جسمانی و نسبی خصوصیات کی بنا پر پوری دنیا میں انہیں ڈھونڈیں گے۔ اگر ہم نے انہیں پا لیا تو حجر اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان انہیں لا کھڑا کریں گے، اور اس امت کی عظمتِ رفتہ کی بحالی کے لئے

ان کی بیعت کریں گے، یوں ہم امت کی مددگار کی حیثیت سے اس بیعت کے لئے سبقت کرنے والے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام ایمان میں سبقت کرنے والے تھے۔

تحریک میں ایسے علما ہیں جو علوم آخر الزمان میں تخصیصی صلاحیت کے حامل ہیں، انہیں تفسیر، عقیدہ، حدیث اور فقہ سمیت تمام دینی علوم میں کمال مہارت حاصل ہے۔ یہ علما امت کو درپیش حالات میں فتنوں اور گمراہیوں سے بچانے اور نجات کے راستے کی رہنمائی کرنے میں اختصاص رکھتے ہیں۔ یہ علما مختلف ممالک سے تعلق رکھتے ہیں، تاکہ دعوت کا عمل آسان سے آسان تر ہو، اور ہر ملک کے مسلمانوں کو انہی کی زبان میں بصیرت کے ساتھ رہنمائی کرنے والے میسر ہوں، الحمد للہ ہمارا کام منظم ہے اور اس سے ہمارا مقصود دنیا نہیں ہے بلکہ خالص اللہ کی رضا ہے۔

ہم یہ مانتے ہیں کہ عصرِ حاضر میں پیش آنے والے حالات وحوادث الامام المهدي محمد بن عبد الله عليه السلام کے ظہور پر دلالت کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کہ آنے والی خلافت یعنی خلافت علی منہاج النبوت صرف حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھوں ہی قائم ہوگی۔

اس لئے ہم اس نبوی روڈ میپ کے مطابق چلتے ہیں جو حدیث میں مذکور ہے کہ حضرت امام مہدی ایک جماعت کے ساتھ ہی منظرِ عام پر آئیں گے جو ان کے ظہور کا راستہ ہموار کریں گے، اور یہ کہ آپ کی بیعت بین الرکن والمقام ہی ہوگی، اور اس جماعت کا قیام بھی مختلف علما کی بیعت کی بنیاد پر ہے۔ خلافت کے قیام کے بارے میں آپ کا معاملہ آپ کے نانا رسول اللہ ﷺ سے مختلف نہیں ہوگا۔

حرکۃ کے اھداف

(1): دو ثقلین یعنی بھاری بھرکم دلیلوں (قرآن اور سنت) سے تمسک کرتے ہیں، جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہے: **أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ القرآنَ و مثلَه معه** (أخرجه أحمد و أبوداود) "مجھے قرآن بھی دیا گیا ہے اور قرآن جیسی وحی سے سے عطا کردہ سنت بھی دی گئی ہے۔" ہم حدیث میں مشغولیت کے نام پر قرآن نہیں چھوڑتے، نہ قرآن کی مخالفت کے نام پر سنت کا انکار کرتے ہیں۔ اسی طرح احادیث کی اسانید میں متن کو مہمل چھوڑ کر تشدد اور غلو سے کام نہیں لیتے ہیں۔ احادیث صحیحہ کو اہتمام کے ساتھ لیتے ہیں اور ضعیف آثار کو بھی لیتے ہیں جبکہ واقع سے اس کی تصدیق ہو۔

(2): یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن وسنت کے بعد عترت رسول ﷺ بھی "ثقل" ہیں۔ ان کے حق میں نہ نواصب کی طرح جفا اور بے وفائی سے کام لیتے ہیں اور نہ محبت میں روافض کی طرح غلو کرتے ہیں۔ بلکہ ان سے تمسک کرنا گمراہی سے حفاظت کا ذریعہ ہے، چنانچہ ان کی جانب رجوع کرتے ہیں، ان کی رائے کو قابلِ اعتماد سمجھتے ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **يَا أَيُّها الناسُ ! إني قد تركتُ فيكم ما إنْ أَخَذْتُم به لن تضِلُّوا كتابُ الله و عِتْرَتِيْ أَهلُ بَيتِي فلا تُقَدِّمُوهما فتَهلِكُوا و لا تُقَصِّرُوا عنهما فتهلِكوا و لاتعلِّموهم فإنهم أعلم منكم.** (أخرجه أحمد و الطبراني)

اے لوگو! میں تم میں وہ چیزیں چھوڑ کر جارہاہوں کہ اگر ان کو تھامے رکھو تو کبھی گمراہ نہ ہو، اللہ کی کتاب اور میرے خاندان والے میری اَولاد، ان سے آگے مت بڑھو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے نہ ان کو چھوڑو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ انہیں مت سکھاؤ کیونکہ یہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

حضرت امام مہدی اپنے زمانے میں اہلِ بیت کے امام ہوں گے، اور رسول اللہ ﷺ کی عترت کے نمائندے ہوں گے۔ خلاصہ یہ کہ ہمکتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عترتِ رسول کو لازم پکڑتے ہیں اور یہ ایمان رکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے موافق یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے جب تک یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں۔

یہ بھی واضح رہے کہ عترتِ رسول ﷺ کے حقوق صرف ان کی محبت واحترام تک محدود نہیں ہیں بلکہ ان کے منہج کی اتباع بھی ان کا حق ہے۔ نہ اُن سے آگے بڑھتے ہیں نہ ان سے پیچھے رہتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہم سے زیادہ جاننے والے ہیں نیز یہ بھی کہ ان کا درجۂ امامت، نبوت کے بعد کا درجہ ہے۔

(3): صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے لئے عصمت ثابت نہیں کرتے، نہ اُن پر لعنت کرتے ہیں، بلکہ اُن کی فضیلت کا اِقرار کرتے ہیں باوجود اُن لغزشوں کے جو اُن میں سے بعض حضرات سے ہوئیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الحشر ۱۰)

”جو ان (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے وہ یہ کہتے ہیں کہ: اے ہمارے پروردگار! ہماری بھی مغفرت فرمائیے، اور ہمارے اُن بھائیوں کی بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں، اور ہمارے دلوں میں ایمان لانے والوں کے لئے کوئی بُغض نہ رکھئے۔ اے ہمارے پروردگار! آپ بہت شفیق بہت مہربان ہیں۔“

(4): قلبی صفات اور روحانی امور کے اندر غوطہ زنی کرتے ہیں، کیونکہ علاماتِ قیامت کا فہم ان کے مرہون منت ہے، حدیثِ جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام میں علاماتِ قیامت کو مرتبۂ احسان کے بعد ذکر کیا گیا ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دین کے ارکان چار ہیں: اسلام، ایمان، احسان اور قیامت و علاماتِ قیامت۔ اس حدیث کی بنیاد پر ہم اس چوتھے رکن کی تجدید و اِحیا کا کام کر رہے ہیں جسے مردہ قرار دے دیا گیا ہے۔

(5): جمہوریت کے سراب کے پیچھے نہیں بھاگتے۔ موجودہ سیاست کے ساتھ تعامل میں آپ ﷺ کے منہج کی جانب رجوع کو ہی اصل علاج سمجھتے ہیں۔ ہمارا یقین ہے کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ ”یقین رکھو کہ زمین اللہ کی ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے، اس کا وارث بنا دیتا ہے۔ اور آخری انجام پرہیزگاروں ہی کے حق میں ہوتا ہے۔“ (الاعراف ۱۲۸)

ہم مسلمان ممالک کے بیچ مصنوعی سرحدوں کے قائل نہیں ہیں۔ سائیکس پیکو کی بنائی گئی سرحدیں امت کی وحدت کو انتشار میں بدلنے کا منصوبہ ہے۔

ہم جہاد باللسان کو بھی مانتے ہیں اور جہاد بالسیف کے بھی قائل ہیں۔ لیکن معصوم خون اور احکامِ شرعیہ کی بے حرمتی کو ناجائز سمجھتے ہیں، اور یہ بھی کہ اکثر لوگ اپنے دینی معاملے میں معذور ہیں۔ لہذا ان کو کافر قرار دینے یا بدعتی اور فاسق کا حکم لگانے میں غلو اور حد سے تجاوز نہیں کرتے۔

ہم اللہ کی توحید کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دیتے ہیں۔ تاکہ دین پوری دنیا میں پھیل جائے اور تمام انسانیت تک یہ پیغام پہنچ جائے۔ ﴿لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ﴾ "تاکہ اسے ہر دوسرے دین پر غالب کردے" (التوبۃ ۳۳)

(6): تکفیر، تفسیق اور تبدیع (یعنی کسی کو کافر، فاسق یا بدعتی قرار دینے) کے احکام امت مسلمہ پر لاگو کرنے کا شوق نہیں رکھتے، یہ سمجھتے ہیں کہ امت حالت مغلوبیت میں ہے، چنانچہ جہاں تک انہیں کوئی "عذر" فائدہ دیتا ہو وہاں تک یہ انہیں معذور سمجھتے ہیں، اور اس کے علاج کی کوشش کرتے ہیں۔

(7): امت اس وقت فتنہ "دُہیما" کی موجوں کی زد میں ہے۔ جو مسلمانوں کو دو کیمپوں میں تقسیم کر دے گا، نفاق کا کیمپ جس میں ایمان نہیں اور جس کے پیچھے دجال ہے۔ اور دوسرا ایمان کا کیمپ جس میں نفاق نہیں ہوگا اور جس کی قیادت حضرت امام مہدی علیہ السلام ہی کریں گے۔

(8): حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بیعت خلافت عظمیٰ کے قیام کے تحریک کے لئے نقطۂ آغاز ہے، جیسا کہ اللہ پاک کا ارشاد ہے جب بنی اسرائیل شدید آزمائش کی حالت میں تھے اور انہیں اپنے گھروں سے نکلا دیا گیا تھا، ان کے بچے قید کر دئے گئے تھے تو انہوں نے اس حالت سے نکلنے کے لئے اپنے نبی علیہ السلام سے یہ درخواست کی تھی کہ ﴿اِبْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ "ہمارا ایک بادشاہ مقرر کر دیجئے" اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّما الإمام جُنَّةٌ يُقاتَلُ مِن وَّرائه و يُتّقىٰ به. (أخرجه البخاري و مسلم) "امام ڈھال ہے جس کے سائے میں لڑا جاتا ہے اور اُس کے ذریعے اپنا بچاؤ کیا جاتا ہے۔" اسی وجہ سے "حرکتہ انصار المہدی" حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور بلکہ اُن کو ظاہر کرنے کی کوشش کرتی ہے، اُن کی بیعت کے لئے تیاری کرتی ہے، اُن کی نصرت کے واسطے مختلف اسباب اختیار کرتی ہے، جس میں حدیث کے مطابق سات علما کی بیعت بھی شامل ہے جو وہ لوگوں سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی نصرت کے لئے لیں گے۔

کیونکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بیعت اور آپ کی سرپرستی میں خلافت کا قیام جائز و ممکن اسباب کی روشنی ہی میں ہو سکتا ہے، اور اس معاملے میں حضرت امام مہدی علیہ السلام اپنے نانا رسول اللہ ﷺ سے بہتر نہیں ہیں کہ جنہوں نے خلافت و امارت کے قیام کے لئے ہر ممکن وسیلہ اختیار فرمایا۔

اس لئے ہم اقامتِ خلافت میں نبی ﷺ اور خلفائے راشدین کی سیرت و سنت کو دیکھ کر چلتے ہیں۔

(9): کسی بے گناہ کے خون کو ہلکا نہیں سمجھتے نہ جہاد کا انکار کرتے ہیں بلکہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ جہاد، حکومت کے قیام کا ایک وسیلہ ہے، اور جہاد بذات خود مقصود نہیں ہے، اسی وجہ سے موجودہ جہاد کے بارے میں ان کا موقف حضرت امام محمد الباقر رحمہ اللہ کے قول کے مطابق وہی ہے: أَمَا إِنِّي لو أدركتُ ذلك لاستَبقَيتُ نفسي لصاحب هذا الأمر. اگر مجھے حضرت الامام کا زمانہ ملا تو میں اُن کے ساتھ ملنے کے لئے اپنے کو محفوظ رکھوں گا۔

(10): اسلام کے لئے ہمت و کوشش کرنے والی تمام جماعتوں کے مقام و مرتبے کا انکار نہیں کرتے، جہاں تک وہ درست رہیں۔ ان کا شعار اس بارے میں "نحنُ الآخِرونَ السابِقُونَ إلى إقامةِ الخلافة. ہم امت کا آخری حصہ ہیں لیکن خلافت کے قیام کے لئے سبقت کرنے والے ہیں۔

یہ ہمارا منہج و طریقہ کار ہے اور یہ ہمارے اُصول ہیں، ہم اپنے معاملے پر بصیرت کے ساتھ قائم ہیں، اپنے رب کی جانب سے ایک واضح راستے کے راہی ہیں، جو ہمارے ساتھ شامل نہ ہو نہ ہم اس کی تکفیر کرتے ہیں، نہ فاسق سمجھتے نہ بدعتی کا حکم لگاتے ہیں، نہ دشمنی کرتے ہیں اور نہ تکلیف دیتے ہیں۔

ہم وہ لوگ ہیں کہ ہمارے اخلاق ایسی حرکتوں سے بہت بلند ہیں کہ ہم اس شخص کو اذیت دینے میں پہل کریں جو ہمیں تکلیف نہیں پہنچاتا،

واللهُ قاهِرٌ فوقَ عِبادِه ، مُتِمُّ نورِه غالِبٌ على أمره و لٰكنَّ أكثَرَ النَّاسِ لايَعلَمُونَ.

حركة أنصار الإمام المهدي عليه السلام